رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دارالعلوم کراچی

فتویٰ نمبر مع رجسٹر	تاریخ نقل فتاویٰ	نام و پتہ مستفتی	مضمون سوال وجواب	عنوان تبویب
15 / 1000	10/23/28 / 11/5/2007	محمد عمر اعوان کورڈھی خوشاب	(نیچے ملاحظہ ہو)	حرام رقم سے تعمیر کی گئی مسجد میں نماز پڑھنا کا حکم۔ مال حرام سے کئے ہوئے حج کا حکم

15

بخدمت گرامی قدر حضرت........مفتی صاحب دامت برکاتہم العالیہ.......**السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ**

بعد از سلام مسنون گزارش ہے کہ چند سوالات حاضر خدمت ہیں جنکے جوابات از روئے شرع عنایت فرمادیں۔ تفصیل مندرجہ ذیل ہے کہ مطلوب ولد محمد یاسین.........

ساکن کورڈھی (خوشاب)

جو بظاہر دینداروں کی شکل رکھتا تھا اور اس کے ساتھ دینی نسبت بھی قائم تھی، ایک ڈاکٹر صاحب جو پاکستانی شہری ہیں اور کئی سالوں سے پاکستان سے باہر کسی ملک میں سیٹل ہیں اور معاشی طور پر اربوں کے مالک ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے پاکستان، لاہور میں فیروز پور روڈ پر ایک وسیع تعمیراتی منصوبہ شروع کیا، جس کی مکمل نگرانی اور مسئولیت مطلوب نامی شخص کے حوالے اس بنیاد پر کردی کہ مذکورہ شخص دیندار اور امین ہے، ڈاکٹر صاحب نے باقاعدہ مطلوب ولد محمد یاسین کی ذاتی اور خاندانی اہلیت وحیثیت سے بڑھ کر تنخواہ مقرر کر رکھی تھی۔ چنانچہ تعمیراتی کام شروع ہوا اور کروڑوں روپے کی خطیر رقم مطلوب نامی شخص کے ہاتھوں تعمیراتی کام پر خرچ ہوئی، اس دوران مطلوب کی نیت میں فساد پیدا ہوا اور امانت میں بڑے وسیع پیمانے پر خیانت شروع کردی۔ دو سال کے عرصہ میں مطلوب نے کروڑوں روپے کی ذاتی جائیداد بنائی، کوٹھیاں خریدلیں، پلاٹ خریدے گئے، متعدد خفیہ شادیاں رچائی گئیں، بینک بیلنس چھلکنے لگا، شاپنگ کے لئے کئی بار امارات کا سفر ہوا، حج ہوئے، خفیہ طور پر امپورٹ ایکسپورٹ کا کام شروع ہوگیا، پچاس لاکھ کی گاڑی سفر کے لئے استعمال ہونے لگی، گاؤں میں عالیشان مسجد تعمیر ہوئی، دو سال بعد جب ڈاکٹر کو خیانت کا علم ہوا تو انہوں نے حساب مانگا تو مطلوب حساب نہ دے سکا، ڈاکٹر صاحب نے اسکی دیانت وامانت کا ماتم کرتے ہوئے فوری طور پر اُسے مسئولیت اور نگرانی سے معطل کردیا اور تعمیراتی کام بھی عارضی طور پر رکوادیا۔

اب مندرجہ ذیل اُمور دریافت طلب ہیں۔

(1) گاؤں کی عالیشان مسجد جس پر مطلوب نے لاکھوں روپے حرام لگادیا۔ اس میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟ (2) مطلوب اور اس کے باپ نے اس حرام سے حج کیا، آیا فرض حج ادا ہوا یا نہیں؟ (3) حرام مال سے شروع کئے جانے والے کاروبار پر ملنے والا پرافٹ حرام ہے یا حلال؟ (4) حرام مال سے زکوٰۃ ادا کرنا کیسا ہے؟ (5) حرام مال کو مساجد اور مدارس کیلئے قبول کرنا جائز ہے؟ (6) حرام مال کا علم ہونے کے باوجود دعوتِ طعام قبول کی جاسکتی ہے؟ (7) حرام کھانے والے شخص کو کسی مسجد کا امام وخطیب بنایا جاسکتا ہے؟

بَیِّنُوا تُوجَرُوْا

المستفتی: محمد عمر اعوان، کورڈھی (خوشاب)

الجواب حامداو مصلیا

(۱)......اگر مسجد کی زمین حلال ذریعہ سے حاصل کی گئی ہے صرف عمارت حرام رقم کی ہے تو اس عمارت کو گرا کر حلال رقم سے بنانا ضروری ہے، کیونکہ حرام رقم سے بنی مسجد میں نماز مکروہ تحریمی ہے، اگرچہ فریضہ ذمہ سے ساقط ہوجائیگا۔ اور اگر وہ شخص اجازت دیدے جس کی رقم لگائی گئی ہے تو پھر مسجد کی عمارت کو گرانے کی ضرورت نہیں، مالک کی اجازت کے بعد وہ مال مسجد کیلئے حلال ہوگیا اور اسکا ثواب مالک کو ملیگا۔

(۲)......حرام مال سے حج کرنا حرام ہے۔ اس سے فریضہ حج اگرچہ ذمہ سے ساقط ہوجاتا ہے لیکن حج کا ثواب نہیں ملیگا اور نہ ہی حج کی برکات حاصل ہوں گی۔

فی الدر: وقد يتصف بالحرمة كالحج بمال حرام

فی الشامية: مطلب فيمن حج بمال حرام قوله كالحج بمال حرام كذا فی البحر والأولى التمثيل بالحج رياء وسمعة فقد يقال إن الحج نفسه الذی هو زيارة مكان مخصوص إلخ ليس حراما بل الحرام هو إنفاق المال الحرام ولا تلازم بينهما كما أن الصلاة فی الأرض المغصوبة تقع فرضا وإنما الحرام شغل المكان المغصوب لا من حيث كون الفعل صلاة لأن الفرض لا يمكن اتصافه بالحرمة وهنا كذلك فإن الحج فی نفسه مأمور به وإنما يحرم من حيث الإنفاق وكأنه أطلق عليه الحرمة لأن للمال

رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دارالعلوم کراچی

فتویٰ نمبر مع رجسٹر	تاریخ نقل فتاویٰ	نام و پتہ مستفتی	مضمون سوال و جواب	عنوان تبویب

دخلا فيه فإن الحج عبادة مركبة من عمل البدن والمال كما قدمناه ولذا قال فى البحر ويجتهد فى تحصيل نفقة حلال فإنه لا يقبل بالنفقة الحرام كما ورد فى الحديث مع أنه يسقط الفرض عنه معها ولا تنافى بين سقوطه وعدم قبوله فلا يثاب لعدم القبول ولا يعاقب عقاب تارك الحج اھ.

(۳)......اگر ساری رقم حرام ہے تو اس کا نفع بھی حرام ہے۔

(۴)......حرام مال سے زکوۃ ادا کی گئی تو زکوۃ ادا نہیں ہوگی۔ بلکہ یہ مال اصل مالک کو لوٹانا واجب ہے۔

(۵)......حرام مال کو مسجد کیلئے قبول کرنا جائز نہیں۔ اور اس صورت میں (بشرط صحت سوال) چونکہ یہ غصب ہے اسلئے مدرسہ میں قبول کرنا بھی جائز نہیں۔

(۶)......اگر حرام مال سے دعوت کرے تو دعوت قبول کرنا جائز نہیں۔ اگر کسی حلال مال سے دعوت کرے یا کسی سے قرض لیکر دعوت کرے تو دعوت قبول کرنا جائز ہے۔

(۷)......حرام کھانے والا شخص فاسق ہے، اور فاسق کا امام بنانا جائز نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

ساجد حسین [illegible]
۲۱ / ۱۰ / ۱۴۲۸ھ

الجواب صحیح
[illegible]
۲۲-۱۰-۱۴۲۸ھ